حسب ونسب کی شاہکار حضرت زہرا علیہا السلام

مولانا سید طیب رضا

جب کوئی فرد بشر اس دنیا میں آتا ہے تو اس کا ایک نسبی رشتہ ہوتا ہے جو اس کے وجود سے وابستہ ہوتا ہے۔ اجدادی رشتہ کو سلسلۂ نسب سے تعبیر کیا جاتا ہے، نسب کے ساتھ دوسرا لفظ حسب استعمال کیا جاتا ہے جس سے انسان کے ذاتی کمالات اور نقائص مراد ہوتے ہیں اگر ذاتی کمالات اچھے ہیں تو ایسا انسان اسلام کی نظر میں محبوب و مستحسن ہے اگر ذاتی کمالات نقائص کی شکل میں ہیں تو اسلام ایسے انسان کو قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ کبھی ایسا ہوتا ہے تو حسب پست ہوتا ہے۔ اسلام کی نظر میں حسب ونسب دونوں کی اہمیت ہے قرآن میں ایسی بیشتر مثالیں موجود ہیں جن میں حسب اور ذاتی کردار کو زیادہ اہمیت دی گئی ہے اس کے بالمقابل نسب کام آتا ہے مگر نظر نہیں آتا مثلًا فرزند جناب نوحؑ اور برادران یوسفؑ کی مثالیں ہمارے پیش نگاہ ہیں کنعان (فرزندنوح) بلند نسب کا مالک تھا چونکہ اس کے حسب میں کوئی کمال نہیں تھا جس کی بناپر نبی کی ہدایت سے فائدہ نہیں اٹھایا، باپ نے کشتی میں سوار ہونے کی دعوت اور عذاب الٰہی کی دھمکی بھی دی بیٹے نے باپ کی ایک نہ سنی جس کے نتیجہ میں ہلاکت وتباہی ملی۔ برادران جناب یوسفؑ بھی ایک پیغمبر کی اولاد تھے حضرت یعقوب کے فرزند تھے مگر اپنے حسب کی پستی اور حقیر اور معمولی ہونے کے باعث حضرت یوسفؑ پر مظالم ڈھاتے ہیں اور کنویں میں ڈال دیتے ہیں اور پیغمبر خدا کی دل آزاری کا سبب بنتے ہیں۔ اس کے برعکس جب ہم اصحاب پیغمبرؐ کی بزم کا مشاہدہ کرتے ہیں تو حضرت عمار بن یاسر، حضرت بلال ،میثم تمار۔ حضرت مقداد اور حضرت سلمان فارسی جیسے اصحاب وغیرہ یہ وہ حضرات ہیں جن کے حسب اور ذاتی کمالات ایسے ہیں کہ اب کوئی انسان ان حضرات کے نسب پر نہ تو کوئی بحث کرتا ہے نہ ہی سوال اٹھاتا ہے۔ حقیقت میں بات یہ ہے کہ جب کسی کا حسب بلند ہوجاتا ہے تو پھر نسب کی کمزوری پر نظر نہیں جاتی۔

جب ہم خاتون جنت کے نسب نامہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو آپ کے اجداد میں دنیائے عرب کی مشہور ہستیاں سامنے آتی ہیں۔ آپ کا خاندان دنیا کا نجیب ترین خاندان، والد بزرگوار

سیدالمرسلین، سراج منیر، بشیر ونذیر، شافع روز محشر ساقی کوثر، صاحب قاب وقوسین، صاحب خلق عظیم جن کی ذات گرامی تمام کمالات وصفات حمیدہ کی جامع، جس کا اسوۂ حسنہ انسانیت کا آخری معیار ہے۔ آپ کی پاکیزہ ذات رسالت وعبدیت کی منتہائے کمال ہے۔

آپ کے نسب کے لئے کیا یہ کم ہے کہ آپ کائنات کے عظیم ترین پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دختر ہیں آپ کے شوہر سیدالعرب اور فرزند جوانان جنت کے سردار ہیں۔ قرآنی زبان میں آپ کو کوثر کہا گیا ہے، آپ کے القابات حسب ذیل ہیں۔ **ام الحسن، ام الحسین، الحصان۔ الحرہ، ام الائمہ، ام المحسن۔ امّ ابیہا ، فاطمہ، البتول، السیدہ، العذراء ، الحوراء، المبارکہ، الطاہرہ۔ الزکیہ۔ الراضیہ، المرضیہ، ام المریم۔ الصدیقہ الکبریٰ۔**[۱]

حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کی ذات گرامی عظمت کا وہ منارہ ہے کہ اسلامی خواتین کے معاشرہ میں آپ کی اطاعت فرض ہے آپ کی ذات گرامی اس فکر کی سچی تصویر اور نمونہ ہے جسے اسلام نے خواتین کی رہنمائی کے لئے پیش کیا ہے۔ نزول آیۂ تطہیر میں آپ کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ آپ اُن خمسہ نجبا میں ہیں جنہیں آنحضرتؐ نصاریٰ کے مقابلے کے لئے میدان مباہلہ میں لے کر گئے تھے۔ تاریخی روایات واحادیث شاہد ہیں کہ آپ کی ذات گرامی پیغمبرؐ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھی جب کبھی حضور سفر پر تشریف لے جاتے تو سب کے آخر میں آپ سے ملاقات کرکے جاتے اور جب سفر سے واپس فرماتے تو پہلے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد آپ سے ملنے تشریف لے جاتے، پیغمبرؐ کے نزدیک آپ کی یہ عظمت ایک بیٹی ہونے کی حیثیت سے نہیں تھی (اس کے ذیل میں ہم بعض احادیث مقالہ کے آخر میں تحریر کریں گے) ایسا ہر گز نہیں تھا، اس لئے کہ پیغمبر کی ذات عام بشر کی طرح نہیں تھی۔ قرآن آپ کی نسبت فرماتا ہے۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى[۲]

ترجمہ۔"میرا رسولؐ اپنی مرضی سے نہیں بولتا بلکہ اس کا کلام وحی الٰہی ہوتا ہے۔"

دوم۔ فطری طورپر ہر باپ اپنی بیٹی سے محبت کرتا ہے لیکن اس جلالت قدر کے ساتھ اس طرح کی تعظیم نہیں کرتا جبکہ یہ امر طرفین کی روایت سے ثابت ہے کہ آنحضرتؐ ، حضرت زہرا(س) کی تعظیم فرماتے اور آپ کی قدر کرتے تھے اور آپ کی کنیت-" ام ابیہا" فرمائی ہے نیز آپ کے بارے میں فرمایا فاطمہؑ کے غضبناک ہونے سے خدا غضبناک ہوتا ہے اور ناراض ہونے

سے خدا ناراض ہوتا ہے۔

فاطمه بضعة منّی من سرّها فقد سرّنی و من سائها فقد سائنی

ترجمہ: زہرا(س) میرا پارۂ جگر ہے جس نے اسے خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے اسے اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی۔

انّ فاطمةَ بضَعة منّی وهی نُورُ عَینِی وثمرة فؤادی سُوٴنی مَاساء ها وَیسرنی ماسرّها وَانّها اوّل من یلحقنی۔ یقینا فاطمہ (س) میرا پارۂ جگر ہے میری خنکی چشم اور میوۂ دل ہے جس نے اسے تکلیف واذیت دی اس نے مجھے اذیت دی (اہلبیت) میں سے پہلے فاطمہ (س) (مجھے میرے وصال کے بعد) ملاقات کریں گی۔

امّا ابنتی فاطمة فانها سَیّدةُ نِساء العٰالَمِین مِنَ الاوّلینَ والاٰخَرین

ترجمہ: فاطمہؑ اولین وآخرین میں عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں۔

زہرا (س) کاغضب، غضب الٰہی۔ انّ اللّٰه لیغضب لغضب فاطمة ویرض لرضاها[۳]

ترجمہ: فاطمہؑ کے غضبناک ہونے سے خدا غضبناک ہوتا ہے اور اس کی رضا سے خدا راضی ہوتا ہے۔

زہراؑ جوانان جنت کی مادر گرامی ہیں۔ جوانان جنت جن کے بارے میں آنحضرت کے ارشادات حسب ذیل ہیں۔

قال رسول اللّٰه (ص): الحسَن والحُسین سَیّد اشباب اهل الجنّة وَابُوهما خیرٌ مِنْهُما

ترجمہ: حسنؑ وحسینؑ جوانان جنت کے سردار ہیں دونوں کے والدین ان سے افضل ہیں۔

قٰالَ اِنَّ حَسَناً وَحُسَیْناً سیّدا شباب اهل الجنّة۔

ترجمہ: یقینا حسن وحسین جوانان جنت کے سردار ہیں۔

قالَ: مَن کانَ یَجنبی فلیجب ابنی هذین فان اللّٰه امرنی بحبهما

ترجمہ: جو مجھ سے محبت کرتا ہے اسے میرے دونوں نواسوں سے محبت کرنا چاہئے۔ اللہ نے مجھے ان دونوں سے محبت کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

قالَ: اَللّٰهُمَّ اَحَبُّ حسناً وّحُسیناً وَاَحَبُّ مَن یُحِبُّهُما[۴]

ترجمہ: پروردگار حسنؑ وحسینؑ کو دوست رکھتا ہے اور حسن وحسینؑ سے محبت کرنے والوں سے بھی محبت کرتا ہے۔

آنحضرتؐ سے مذکورہ تمام روایات اگر کسی امر پر دلالت کرتی ہیں تو اس کے سوااور کچھ

نہیں کہ پیغمبرؐ حضرت زہرا(س) کا احترام آپ کے ذاتی کمالات نفسانی خوبیوں پاکیزہ سیرت بلند اہداف اور عظیم شخصیت کے باعث فرماتے تھے نیز جہالت زدہ معاشرہ کو درس دینا مقصود تھا کہ عورت ہونے کے سبب فضیلت سلب نہیں ہوجاتی بلکہ اگر عورت انسانی اور روحانی فضائل کی مالک ہوتو اسکا مقام مردوں سے کہیں آگے ہے۔چنانچہ حضرت زہرا(س) نے اپنے حسن عمل اور پاکیزہ سیرت سے یہ ثابت کرد کھایا کہ اولاد کے اخلاق وکردار بلند فکری ، علو ہمتی ، عزائم ورجحانات اور صلاحیتوں کی تخلیق میں ماں کا کتنا بڑا حصہ ہوتاہے۔مسلم خواتین کے لئے آپ کی سیرت طیبہ اسوۂ پیغمبرؐ کی روشن مثال ہے جوہر دور اور ہر زمانہ میں مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہے۔آپ کی ذات وہ نورانی نقش کامل ہے جو تاابدتابندہ اور پائندہ رہے گی۔آپ اپنے والد کی فرمانبردار بیٹی اور شافع روز جزا کی مزاج شناس تھیں صاحب خلق عظیم کا نمونہ اخلاق وعادات اور گفتگو میں رسولؐ اللہ سے زیادہ مشابہت رکھتی تھیں، ایثار اور سخاوت کا یہ عالم تھا کہ اپنے در سے کبھی سائل کو خالی ہاتھ نہیں لوٹایا۔دوسروں کی ضروریات کو اپنی ضرورت پر ترجیح دیتی تھیں، رسالت مآب کو بے پناہ عزیز تھیں جب آپ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو آپ کھڑے ہوکر احترام کرتے اور اپنی جگہ بٹھاتے، رحمۃللعالمین کا حضرت فاطمہؑ کے لیے حد درجہ پیار اور محبت بھری تکریم سیدہ کی فضیلت کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔آپ کے بلند مرتبہ ہونے کی وجہ یہ بھی ہے کہ اس عالی گوہر خاتون نے آغوش رسالت میں اصول زندگی سیکھے اور ان پر کماحقہ عمل کیا چنانچہ معرفت الٰہی، اطاعت رسولؐ، تقویٰ اور پاکیزگی ،عفت مآبی توکل اور راضی برضائے الٰہی کے باعث آپ کی ذات گرامی آسمان الٰہی کا درخشندہ ستارہ بن گئی۔

انہیں صفات کمال کے سبب مفکر اسلام علامہ "اقبال رموز بے خودی" میں فرماتے ہیں۔

۱۔ مزرع تسلیم را حاصل بتول مادرآن را اسوۂ کامل بتول

ترجمہ: تسلیم ورضائے الٰہی کی زراعت کا حاصل بتولؑ ہیں جو ماؤں کے لئے نمونہ کامل ہیں

۲۔ برمحتاج دلش آن گونہ سوخت بایھودی چادر خود را فروخت

ترجمہ: ضرورت مند اور محتاج کے لئے آپ کا دل اس طرح بے قرار ہوا کہ آپ نے اس کی ضرورت پوری کرنے کے لئے یہودی کواپنی ردا فروخت کردی۔

۳۔ نورو ھم آتش فرمان برش گم رضایش در رضای شوھرش

ترجمہ: نوری (مسلمان) اور ناری (یہودی) دونوں آپ کے تابع فرمان ہیں اور آپ کی رضا اپنے شوہر کی رضا میں گم ہے۔

۴۔ آن ادب پروردۂ صبرو رضا　　آسیاگردان ولب قرآن سرا

ترجمہ: حضرت زہراؑ کی ایسے صبر و رضا کے ماحول میں پرورش ہوئی ہے کہ چکی، چلاتے وقت بھی آپ کے لبہائے مبارک تلاوت کلام الٰہی میں مصروف رہتے ہیں۔

۵۔ گریہ ھائی او زبالین بی نیاز　　گوھر افشاندی بہ دامان نماز

ترجمہ: آپ گردش لیل ونہار کا شکوہ کرتے ہوئے اپنے بستر پر اشک افشانی نہیں کرتیں بلکہ خوف وخشیت الٰہی میں آپ کے آنسوں مصلیٰ عبادات پر ٹپکتے ہیں۔

۶۔ اشک او بر چید جبرئیل امین　　ھم چون شبنم ریخت بر عرش برین

ترجمہ: حضرت زہراؑ کے آنسوؤں کو جبرئیل امین عرش الٰہی پر لے گئے اور انہیں شبنم کے مانند پیش کیا۔

۷۔ رشتہ آئین حق زنجیر پاست　　پاس فرمان جناب مصطفی است

ترجمہ: میں اطاعت الٰہی کی زنجیر میں گرفتار ہوں اور پیغمبرؐ کے ارشاد کا لحاظ میرے پیش نگاہ ہے۔

ورنہ گرد تربتش گردیدمی　　سجدھا برخاک او پاشیدمی

ترجمہ: ورنہ میں (اقبال) حضرت زہرا(س) کی تربت کا طواف کرتااور اپنے سجدے آپ کی خاک تربت پر قربان کردیتا۔

حضرت زہرا سلام اللہ علیہا میں صفات انبیاء کی جھلکیاں

۱۔شرافت وآدمیت میں حضرت آدم کی اقتداہے۔

۲۔ یاد الٰہی وگریہ وزاری میں آدم ثانی جناب نوحؑ کی اقتدا ہے۔

۳۔جودوسخا میں حضرت ابراہیمؑ کی اقتدا ہے۔

۴۔صبر و رضا میں حضرت اسمٰعیلؑ کی اقتدا ہے۔

۵۔راضی برضائے الٰہی میں حضرت ایوبؑ کی اقتدا ہے۔

۶۔زندگی کے سوزوگداز میں حضرت ذکریاؑ کی اقتداہے۔

۷۔غربت وسادگی میں حضرت یحیٰؑ کی اقتداہے۔

۸۔امت پر شفقت ومہربانی میں حضرت موسیٰؑ کی اقتداہے۔

۹۔مکان ولباس میں سادگی حضرت عیسیٰؑ کی اقتداہے۔

۱۰۔شرافت وکرامت ، صبر و رضا، شفقت ومہربانی اور ایثار ووفا میں اپنے والد بزرگوار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اقتدا اور سیرت کامکمل کانمونہ ہیں جن کی نسبت ارشاد الٰہی ہے اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ

عَظِیْم۔ اے رسولؐ آپ اخلاق کے عظیم مرتبہ پر فائز ہیں۔

حضرت زہراؑ مصداق کوثر

(اے رسولؐ) بیشک ہم نے آپ کو کوثر عطا کیا۔ لہٰذا آپ اپنے رب کے لئے نمازیں پڑھیں اور قربانی دیں۔ یقینا آپ کا دشمن بے اولاد رہے گا۔۵؎

ہمیں یہ بات یاد رکھنا چاہئے کہ خداوند عالم اپنے حبیب کو کوثر کے عطا کرنے (خیر کثیر) کا مژدہ اس وقت سنا رہا ہے کہ ابھی تک اس خیر کثیر کے آثار ظاہر نہیں ہوئے۔ یہ ایسی پیش گوئی تھی جو مستقبل قریب اور مستقبل بعید کے لئے کی جارہی تھی جو اعجاز آمیز اور پیغمبر اکرم کی دعوت کی حقانیت کو بیان کرنے والی خبر ہے۔ اس عظیم نعمت اور خیر فراواں کے لئے بہت ہی زیادہ شکر کرنے کی ضرورت ہے۔

معنی کوثر:

صاحب "مجمع البیان" (شیخ طبرسی) نے اپنی تفسیر میں کوثر کے معنی میں اس طرح افادات پیش کئے ہیں۔

الکوثر فوعل من الکثرۃ وھو الشی الذی من شانہ الکثرۃ

والکوثر. الخیر الکثیر۔ یعنی کوثر فوعل کے وزن پر کثرت سے ہے جس کے معنی اس چیز کے ہیں جس کی شان میں کثرت ہو اور کوثر خیر کو کہتے ہیں۔ شیخ مزید فرماتے ہیں مجاہد نے کہا ہے ابتر اس ذات کو کہتے ہیں جس کے پیچھے کوئی نہیں ہوتا۔ درحقیقت یہ قریش کے اس قول کا جواب ہے جس میں وہ کہتے تھے محمدؐ کے بعد رہنے والوں میں کوئی باقی نہیں ہے اس سے تم مطمئن ہوجاؤ انکا دین ختم ہوجائے گا ان کا کوئی قائم مقام نہیں ہے۔ (شیخ فرماتے ہیں) اس سورہ میں پیغمبرؐ کی صداقت اور آپ کی نبوت کی دلالت ہے۔

اول: آپ کے دشمنوں کے دل میں موجودہ بات کی خبر دی گئی ہے۔

دوم: آپ کو کوثر عطا کیا گیا ہے۔ آپ کا لایا ہوا دین کتنا پھیلا۔ ذریت میں کس قدر کثرت ہوئی اور ہر نسب سے آپ کا نسب آگے بڑھ گیا۔

سوم: سورہ کے مختصر ترین ہونے کے باوجود تمام عرب کے فصحا اور بلغا اس کا جواب پیش کرنے سے عاجز ودرماندہ رہ گئے جس کا انہیں چیلنج کیا گیا تھا۔

چہارم: اللہ نے اپنے رسولؐ کی ان کے دشمنوں پر مدد کا دعویٰ فرمایا تھا اور ان کے خاتمہ کی خبر

دی تھی (جو مستقبل قریب میں ہو کر رہی) ۶

صاحب "تفسیر کبیر" (فخر رازی) نے کوثر کے معنی میں حسب ذیل افادات بیان کئے ہیں۔

الکوثر اولادہ قالو ا الان ھٰذہ السورۃ انما نزلت رداً علی من ظاھراً عابہ علیہ السّلام بعدم الاولاد۔ فالمعنی انّہ یعطیہ نسلاً یبقون علی مرّ الزمان فانظر کم قتل من اھل البیت ثمّ العالم ممتلئ منھم ولم یبقیٰ من بنی امیہ احد یعبابہ ثم انظر کم کان فیھم من الاکابر من العلماء، کالباقر والصادق والکاظم والرضا علیھم السّلام والنّفس الزکیہ وامثالھم۔ ۷

ترجمہ: کوثر سے آنحضرتؐ کی اولاد مراد ہے لوگوں کے (بطور دلیل) بیان ہے، چونکہ یہ سورہ ان لوگوں کی رد میں نازل ہوا ہے جنھوں نے آنحضرتؐ کو اولاد نہ ہونے کا طعنہ دیا تھا جس کے معنیٰ ہیں خدا آپ کو ایسی اولاد عطا فرمائے گا جو ہمیشہ ہمیشہ رہے گی۔ ذرا غور کرو آنحضرتؐ کی ذریت کو کس قدر موت کے گھاٹ اتارا گیا اس کے باوجود کائنات ان کے وجود سے بھری پڑی ہے اور آپ پر طعنہ زنی کرنے والے بنی امیہ میں سے ایک فرد بشر بھی باقی نہیں بچا اور یہ بھی غور کرو کیہ آنحضرتؐ کی ذریت میں باقرؑ وصادقؑ، کاظم و رضا علیہم السلام نفس ذکیہ اور انہیں جیسی علمی شخصیتیں پیدا ہوئیں۔

صاحب "تفسیر المیزان" نے کوثر کے معنیٰ اس طرح بیان کیے ہیں۔

اس سے خیر کثیر مراد ہے۔ جنت میں نہر مراد ہے۔ جنت اور محشر میں پیغمبرؐ کی نہر ہے، آپ کے اصحاب اور دوست ہیں جو قیامت تک آتے رہیں گے۔ جماعت علماء امت ہیں قرآن اور اس کے بیشتر فضائل، نبوّت مراد ہے۔ قرآن کی آسان اور تخفیف شرائع اسلام اور توحید۔ علم وحکمت آنحضرتؐ کے فضائل مقام محمود بھی بیان کیے گئے ہیں۔

نتیجہ: مذکورہ تمام معنی بیان کرنے کے بعد صاحب "تفسیر المیزان" فرماتے ہیں بہر حال جو بھی ہو سورہ کا آخر یہ ہے "اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الاَبتَر" ابتر کا ظاہر یہ ہے کہ جس کی نسل منقطع ہو۔ جس سے پیغمبر کی ذرّیت کی کثرت مراد ہے۔ ۸

صاحب "تفسیر نمونہ" نے کوثر کے کم وبیش وہی معنی بیان کئے ہیں جنھیں صاحب "مجمع البیان" نے بیان کیا ہے مزید فرماتے ہیں: کوثر ایک جامع اور وسیع معنی رکھتا ہے اوروہ خیر کثیر اور فراواں ہے اور اس کے بہت زیادہ مصادیق ہیں لیکن بہت سے بزرگ شیعہ علماء نے اس کے واضح ترین معنیٰ میں سے ایک مصداق فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے وجود مبارک کو سمجھا ہے چونکہ آیہ کی شان نزول سے ظاہر ہے کہ دشمن پیغمبرؐ کو ابتر ہونے سے متّہم کرتے تھے۔ قرآن

ان کی بات کی نفی کے ضمن میں کہتا ہے " ہم نے آپ کو کوثر عطا کیا ہے اس تعبیر کا یہی مطلب ہے کہ یہ خیر کثیر فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا ہی ہیں کیونکہ پیغمبر اکرم ﷺ کی نسل اور ذریت اس دختر گرامی کے ذریعہ سارے عالم میں منتشر ہوئی جو نہ صرف پیغمبرؐ کی جسمانی اولاد ہی تھیں بلکہ انھوں نے آپ کے دین اور اسلام کی تمام اقدار کی حفاظت کی اور اسے آنے والوں تک پہونچایا نہ صرف ائمہ معصومینؑ جن کی اپنی ایک مخصوص حیثیت تھی بلکہ ہزارہا فرزند ان فاطمہؑ عالم میں پھیل گئے جن میں بڑے بڑے بزرگ علماء مؤلفین ، فقہا، محدثین مفسرین والا مقام اور عظیم حکمراں ہو کر گذرے جنھوں نے ایثار وقربانی اور فداکاری کے ساتھ دین اسلام کی حفاظت کی کوشش کی۔۹

مذکورہ تفاسیر کی روشنی میں تمام کا خلاصہ یہی نکلتا ہے کہ کوثر کے تمام معنی کی بازگشت خیر کثیر ہے اور خیر کثیر بارگاہ قدرت میں وجود حضرت زہرا علیہا السلام ہے ، بیشک جتنا خیر کثیر خدا نے اپنے پیغمبر کو عطا فرمایا اتنا کسی اور کو نہیں دیا انتہا یہ ہے کہ آپ کے دشمن کو ابتر بنا دیا اور اس کی نسل کو منقطع کرکے آپ کی نسل کو حضرت زہراؑ کے ذریعہ قیامت تک کے لئے باقی اور دائمی بنادیا جس کے نتیجہ میں آپ سے نماز اور قربانی کا مطالبہ کیا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ جب بھی کوئی خیر اور نعمت نصیب ہو تو اس کا فرض ہے کہ شکر خدا کرے اور شکریہ کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ نماز قائم کرے اور راہ خدا میں قربانی دے۔

ہم اپنے مقالہ کا اختتام حضرت زہرا کی طرف نسبت کیے گئے علّامہ اقبال کے ذیلی نورانی اشعار پر کر رہے ہیں۔

ای ردایت پردۂ نـاموس مـا

تاب تو سرمایۂ فانوس ما

اے وہ ذات (حضرت زہراؑ) جس کی ردا ہمارے ناموس کا حجاب ہے ۔

اور آپ کی طاقت وتوانائی ہمارے قانون (دین) کا سرمایہ ہے۔

طینت پاک تو مارا رحمت است

قوت دین واساس ملّـت اسـت

آپ کی پاکیزہ ، سیرت ہمارے لئے رحمت ہےجو دین وملّت کی قوت ہے۔

می تراشد پر توِ اطوار ما

فکر ما گفتار ما کردار مـا

آپ کی پاکیزہ سیرت کی چھوٹ ہماری فکر ، گفتار اور کردار کو روشنی بخشتی ہے۔

ای امین نعمت آئین حق

در نفس هائی تو سوز دین حق

اے حق کی امانتدار آپ کی ہر ہر سانس میں دین کا سوز ہے۔

آنکه نازد بروجودش کائنات

ذکر او فرمود باطیب وصلوٰت

اے وہ ذات گرامی جس پر کائنات افتخار کرتی ہے جس کا ذکر خیر درود وصلوات کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

حوالے:

۱۔ بحار الانوار، ملا باقر مجلسی، نظامی پریس لکھنؤ سن اشاعت ۱۹۹۹، ص ۲۰

۲۔ سورۂ نجم ، آیت ۲

۳۔ میزان الحکمہ مؤلف، والمحمدی الری شهری، ناشر، مکتب الاعلام الاسلامی، ص ۲۲۹

۴۔ میزان الحکمہ، ص ۲۳۵

۵۔ ترجمہ سورۂ کوثر

۶۔ مجمع البیان، تفسیر القرآن، مؤلف شیخ ابو علی الفضل من الحسن الطبری، انتشارات ناصر خسرو طهران، ایران ، الجزء التاسع، ص ۸۳۸

۷۔ تفسیر کبیر امام فخر رازی۔المجلد العاشر، دار احیا التراث العربی بیروت، ص ۱۲۴

۸۔ المیزان فی تفسیر القرآن تالیف شیخ محمد حسین الطبا طبائی، ج ۲ ،منشورات مؤسسة الاعلیٰ للمطبوعات بیروت ، لبنان، ص ۳۷۸

۹۔ تفسیر نمونہ، ج ۔ ۱۵۔ مؤلف استاد محقق آیت اللہ العظمیٰ ناصرمکارم شیرازی ، ناشر مصباح القرآن ٹرسٹ گنگارام بلڈنگ ، تاریخ اشاعت ربیع الثانی ۱۴۱۷ھ۔